44877 ـ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کے متعلق ہمارا موقف

سوال

ایسی حدیث جس میں کسی فضیلت یا دعا پر ابھارا گیا ہو لیکن اس کی سند ضعیف ہو کے بارہ میں علماء کرام کا موقف کیا ہے، برائے مہربانی اس کے متعلق ہم جواب چاہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء اس پر عمل کرنے کو کچھ شروط کے ساتھ جائز قرار دیتے ہیں، اور بعض علماء اس پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف حدیث پر عمل کرنے کی شروط کا خلاصہ بیان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

1 ـ ضعیف زیادہ شدید نہ ہو، اس لیے کسی ایسی حدیث پر عمل نہیں کیا جائیگا جسے کسی ایك کذاب یا متہم بالکذب یا فحش غلط راوی نے انفرادی طور پر بیان کیا ہو.

2 ـ وہ حدیث معمول بہ اصول کے تحت مندرج ہو.

3 ـ اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس کے ثابت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے، بلکہ احتیاط کا اعتقاد ہو.

ضعیف حدیث پر عمل کرنے کا معنی یہ نہیں کہ کسی ضعیف حدیث میں آنے کی بنا پر ہم اس عبادت کو مستحب قرار دیں، کیونکہ کسی بھی عالم دین نے ایسا نہیں کہا ـ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام میں آگے آئیگا ـ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ جب کسی شرعی دلیل سے کوئی معین عبادت کا استحباب ثابت ہو مثلا قیام اللیل اور پھر قیام اللیل کی فضیلت میں کوئی ضعیف حدیث آ جائے تو اس ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اس پر عمل کا معنی یہ ہے کہ لوگوں اس عبادت کی ترغیب دلانے کے لیے یہ حدیث روایت کی جائے، اور امید رکھی جائے کہ ضعیف حدیث میں وارد شدہ ثواب عمل کرنے والے کو ملےگا کیونکہ اس حالت میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے سے اس پر کوئی شرعی ممانعت مرتب نہیں ہوتی، مثلا کسی ایسی عبادت کو مستحب کہنا جو شریعت میں ثابت نہیں، بلکہ اگر اسے یہ اجروثواب حاصل ہو جائے تو ٹھیك وگرنہ اسے کوئی نقصان و ضرر نہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شریعت میں ان ضعیف احادیث پر جو نہ تو صحیح اور نہ ہی حسن ہوں اعتماد کرنا جائز نہیں، لیکن احمد بن حنبل وغیرہ دوسرے علماء نے فضائل اعمال میں حدیث روایت کرنا جائز قرار دیا ہے جبکہ اس کے متعلق یہ معلوم ہے کہ وہ جھوٹ نہیں، یہ اس لیے کہ جب عمل کے متعلق یہ معلوم ہو کہ وہ شرعی دلیل کے ساتھ مشروع ہے، اور ایسی حدیث روایت کی جس کے متعلق اسے علم نہ ہو کہ وہ جھوٹ ہے تو ثواب کا حق ہونا جائز ہے.

آئمہ میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ کسی ضعیف حدیث کی بنا پر کوئی چیز واجب یا مستحب قرار دی جائے، جو بھی ایسا کہتا ہے اس نے اجماع کی مخالفت کی... جس کے متعلق اسے علم ہو کہ یہ جھوٹ نہیں اسے ترغیب و ترھیب میں روایت کرنا جائز ہے، لیکن اس میں جس کے متعلق اس مجھول الحال کے علاوہ کسی اور دلیل کی بنا پر علم ہو کہ اللہ تعالی نے اس میں رغبت دلائی ہے، یا اس سے ڈرایا ہو. اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوی (1 / 250).

اور ابو بکر بن العربی نے ضعیف حدیث پر مطلقا عدم جواز کا کہا ہے، نہ تو فضائل اعمال میں اور نہ ہی کسی دوسرے میں اس پر عمل ہو سکتا ہے.

دیکھیں: تدریب الراوی (1 / 252).

علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے.

دیکھیں: مقدمہ کتاب: صحیح الترغیب و الترھیب (1 / 47 ـ 67).

فضائل اعمال وغیرہ میں جو احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہیں ان پر عمل کر کے ضعیف حدیث سے استغناء ہے.

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ضعیف اور صحیح حدیث کو پہچانے، اور صرف صحیح حدیث پر ہی عمل کرے.

واللہ اعلم .